© rasailojaraid.com

★ حضرت علامہ شمس الحق افغانی مدظلہ

ملّتِ اسلامیہ کے انحطاط کے بُنیادی اسباب

(مولانا موصوف کی ایک مجلس میں گفتگو جسے مولانا فضل حق ترنگ زئی فاضل دارالعلوم حقانیہ نے قلم بند کیا اور پشتو سے اردو میں منتقل کیا)

ملّتِ اسلامیہ کے انحطاط کے بنیادی اسباب تین ہیں۔ حب المال۔ کراہیت الموت اور ربط مع اللہ کی کمزوری۔

تاریخ اسلام شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں میں یہ بنیادی اسباب انفرادی اور اجتماعی شکل میں موجود تھے تو باوجود اس کے کہ مسلمان اسباب کے اعتبار سے کسی طاقت کے ساتھ مقابلہ کے قابل نہیں تھے نہ افرادی طاقت مضبوط تھی کیونکہ قابل مقابلہ افراد تاریخ اسلام کی پہلی لڑائی بدر میں ۳۱۳ تھے۔ مقابلہ کل اقوام عالم کے ساتھ تھا بالخصوص ابتدائی مقابلہ قریش کے ساتھ تھا۔ جن کی عددی قوت۔ مالی قوت مسلمانوں سے کئی گنا زیادہ تھی۔ شجاعت اور بہادری کا فطری جذبہ تقریبًا یکساں تھا۔ سارے عرب تھے۔ اسی طرح مالی طاقت دشمنانِ اسلام کی بہت زیادہ تھی۔ مسلمان قوتِ لایموت کے لئے پریشان تھے اس حد تک کہ غزوہ خندق کے دوران صحابہ کرامؓ بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے تاکہ بھوک کا احساس نہ ہو۔

ایک صحابی نے آکر شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دامن اٹھایا۔ آپ نے دو پتھر باندھ رکھے تھے اس کی وجہ سے صحابہ میں صبر اور استقلال کا جذبہ پیدا ہوگیا۔ کہ نبیؐ خود برداشت کرتے ہیں۔ جنگ میں راشن، سواری مال کے ساتھ وابستہ ہیں جب مسلمانوں کی مالی طاقت کمزور تھی تو اسی نسبت سے اور چیزیں بھی کمزور تھیں لیکن حب المال کیا حب الوطن۔ حب الاولاد سارے رضائے حق کے لئے قربان ہوتے تھے۔ مال سے مراد عام معنی ہے دولت ہو یا اقتدار۔ نہ مال کی لالچ سے ان کا دماغ بدل سکتا تھا نہ حب اولاد کی وجہ سے۔ کراہت الموت کی بجائے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حب الموت تھا۔

رضائے الٰہی کے حصول میں جان فروشی۔ جہاد فی سبیل اللہ۔ مرتبہ شہادت حاصل کرنا ہر مسلمان بالغ و نابالغ۔ مرد / عورت کی مقصود حیات تھا۔ حضورؐ احد کی لڑائی کے لئے نکلے تو بہت سے بچے آئے اور عرض کی کہ ہمیں بھی اجازت دیجئے تاکہ اپنے سر خدا کے دربار میں پیش کریں۔ ایک بچہ آیا جس کی عمر پندرہ سال تھی اُسے لے لیا۔ اور دوسرے بچے کی عمر کم تھی اسے قبول نہ فرمایا۔ وہ رونے لگا۔ حضورؐ سے عرض کی کہ ہم دونوں کے درمیان کُشتی کرائیے میں اسے بچھاڑ لوں گا۔ چنانچہ دونوں کا مقابلہ ہوا۔ اس نے اس کو زمین پر دے مارا۔ لہذا اسے بھی اجازت مل گئی۔

اس لڑائی میں دو صحابہ سعد اور عبداللہ ابن جحشؓ ایک گوشے میں ایک دوسرے کے مقابل بیٹھ گئے ایک نے دعا کی کہ اے اللہ آج میرا مقابلہ ایسے زور آور اور غضب ناک کافر سے کرائیے جو مجھے قتل کر دے اور میری ناک کان کاٹ لے۔ اور اے خدا جب میں تجھ سے ملوں اور آپ پوچھیں کہ اے عبداللہ یہ تیرے ناک کان کہاں گئے۔ تو میں عرض کروں کہ تیری راہ میں کٹے۔ دوسرے نے دعا کی۔ اے اللہ آج میرا مقابلہ ایسے شجاع اور دلیر کافر سے کرائیے کہ میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں۔

چنانچہ دونوں کی دعا قبول ہوگئی۔ خداوند ذوالجلال کے محبین و مخلصین کا یہی حال ہوتا ہے۔ کہ وہ خدا کی راہ میں جان دینا اپنی انتہائی سعادت سمجھتے ہیں۔ موت بمقابلہ حیات انہیں زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ اسلامی لڑائیوں میں ایسے واقعات بہت ہیں۔ کہ صحابہ کی کم تعداد نے بڑی تعداد پر کامیابی حاصل کی۔

جنگ موتہ میں صحابہ کی تعداد کم تھی۔ مقابل میں قیصر کی فوج زیادہ تھی جسم کے لحاظ سے بھی بڑے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید ابن حارثہ پہلا امیر ہوگا۔ جب وہ قتل ہو جائے تو جعفر بن ابی طالب امیر لشکر ہوں گے۔ اگر جعفر بھی قتل ہو جائیں تو عبداللہ ابن ابی رواحہ سردار لشکر ہوں گے۔ اگر یہ بھی قتل ہو جائیں تو پھر مسلمان خود پسند کریں۔ چنانچہ تینوں جرنیل شہید ہوئے۔ مسلمانوں نے خالد ابن ولید کو امیر لشکر بنایا آپ نے فوج کی ہیئت بدل دی۔ خالد نے فوج کو جوش دلانے کے لئے خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا۔ مقابل کی فوج سلطان کے لئے لڑ رہی ہے۔ اور تم خدا اور محمد رسول اللہ کو راضی کرنے کے لئے لڑ رہے ہو۔ ہمارا بنیادی مقصد موت ہے۔ اس لڑائی میں خالد کے ہاتھوں آٹھ تلواریں ٹوٹیں۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر کے بدن پر تلواروں اور نیزوں کے ۹۰ زخم دیکھے۔ یہ سارے زخم بدن کے اگلے حصے پر تھے۔ پشت پر ایک زخم بھی نہ تھا۔

حضرت فاروق اعظمؓ کے زمانہ میں ۲۲ لاکھ مربع زمین قبضے میں آئی۔ یہ خدا کے ساتھ تعلق کی وجہ سے ہوئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان تنصروا اللہ ینصرکم الخ۔ آج اگر امریکہ کسی کے ساتھ ہو جائے تو مقابل والا لرزتا ہے۔ ع

چوں خدا داری زغم آزاد شو

کیونکہ اس غم میں جان چلی جائے گی یا مال۔ تو خدا تمہارے ساتھ محبوب کا کام کرے گا۔ اس کے بعد انقلاب آیا حب المال جس میں حب الاقتدار بھی شامل ہے۔ یہ مرض مسلمانوں میں پیدا ہوئی۔ اور کراہت الموت نے بزدلی پیدا کر دی۔ جو موت سے ڈرتا ہے وہ جان فروشی نہیں کر سکتا۔ اور مسلمانوں کا تعلق باللہ بھی ختم ہوا۔ جب سے مسلمانوں میں انحطاط کا دور شروع ہوا۔ اس کی وجہ سے کراہت الموت حب المال والاقتدار ربط مع اللہ کی کمزوری تھی۔ انگریزوں کی تعداد کم اور مسلمان زیادہ تھے لیکن انگریز نے فتح حاصل کی۔

سواتؒ صاحب کے زمانے میں جو لڑائی ہوئی اس میں دیندار آدمی تھے۔ انگریزوں نے شکست کھائی۔ انگریز کہتا تھا ہماری فوج بہت ہے۔ مقابل میں ایک فقیر لڑ کر ہمیں شکست دیتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے باہم مشورہ کیا اور فیصلہ ہوا کہ انہیں روپوں سے خریدا جائے۔ انہوں نے چند سرداروں کو رقم دے کر خرید لیا۔ وہ جنگ پر آمادہ نہ ہوئے۔ سوات صاحب کو شکست انگریزوں کے مال نے دی ان کی فوج سے شکست نہیں ہوئی۔ سوات صاحب نے دعا کی تو بھڑوں کا ایک لشکر انگریزوں کی فوج کو کاٹنے لگا۔ لہٰذا وہ بھاگ گئے۔

عیسائیوں نے چھ صدی ہجری میں یہ سکیم بنائی کہ مسلمانوں کی سب سے بڑی دولت قبر النبی ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) دنیا میں ذاتِ رسولؐ اور قرآن بے نظیر ہے۔ تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر سے نکالنے کا منصوبہ بنایا۔ اور دو آدمی اس کام کے لئے مقرر کئے۔ انہوں نے روضۂ اطہر کے قریب ایک مکان کرایہ پر لیا۔ مسلمانوں کے بھیس میں وہاں پر درود و سلام صلوٰۃ و صیام میں مشغول ہو گئے۔ اکثر لوگ ان کے معتقد ہو گئے یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف سرنگ لگانے لگے۔ اور مٹی جنت البقیع میں ڈال دیتے۔ یہ سرنگ حضورؐ کی قبر مبارک کے قریب پہنچ گئی۔ اسی اثناء میں سلطان نورالدین زنگی نے حضورؐ کو خواب میں دیکھا۔ آپؐ نے ان دو آدمیوں کو خواب میں ان کے سامنے کر کے فرمایا کہ ان کتوں سے میری قبر کی حفاظت کرو۔ جب بادشاہ بیدار ہوا تو سخت پریشانی لاحق ہوئی۔ کچھ دیر بعد پھر سو گیا۔ دوبارہ یہی خواب آئی۔ اس کے بعد پھر سو گیا اور تیسری مرتبہ بھی یہی خواب دیکھا۔ چنانچہ سلطان نے علماء کو بلا کر یہ خواب بیان کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ مدینہ منورہ میں کوئی حادثہ ہے لہٰذا بادشاہ فوری طور پر تیز رفتار سواریوں پر مدینہ کے لئے روانہ ہو گیا۔ یہ سفر سولہ دن میں طے کیا۔ مدینہ پہنچ کر تمام لوگوں کو انعامات تقسیم کرنے کے لئے جمع کیا۔ مدینہ کے تمام لوگ مرد و زن جمع ہوئے مگر وہ دو آدمی نہ آئے۔ لوگوں سے پوچھا کہ کوئی آدمی باقی تو نہیں رہا۔ لوگوں نے جواب دیا کہ صرف دو بزرگ ترین آدمی رہ گئے ہیں جو ہر وقت عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور دنیا سے بے تعلق ہیں۔ بادشاہ نے انہیں بھی حاضر ہونے کا حکم دیا۔ چنانچہ اُن دو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان دونوں کو بادشاہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ یہ وہی دو آدمی تھے جو بادشاہ نے خواب میں دیکھے تھے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ تمہارا قیام کہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم فلاں جھونپڑی میں رہتے ہیں۔ بادشاہ ان کے ساتھ ہو لیا۔ جھونپڑی کا معائنہ کیا مگر کچھ نہ ملا۔ بالآخر اس نے مصلیٰ کی جگہ دیکھی۔ مصلیٰ کے نیچے ایک پتھر پڑا تھا جب پتھر اٹھایا گیا تو نیچے ایک سرنگ نظر آئی جو حضورؐ کے جسد اطہر کے قریب پہنچ چکی تھی۔ بادشاہ نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم عیسائی ہیں اور یورپ کے عیسائیوں نے ہمیں دولت کی لالچ دی اور ہم لالچ میں آ گئے۔ بادشاہ نے ان دونوں کو قتل کر دیا۔ اور گورنر کو حکم دیا کہ سیسہ جمع کرو۔ لہٰذا خندق کھود کر اس میں سیسہ ڈالا گیا۔

اگر بادشاہ صاحب کشف نہ ہوتا تو یہ عیسائی حضورؐ کے جسد اطہر کو نکال لیتے۔ یہ سب کچھ حب المال کے باعث ہوا۔

دوسرا واقعہ۔ چند آدمی آئے اور امیر مدینہ کے مہمان ہوتے۔ انہوں نے بہت سا مال امیر کو دیا۔ امیر اس میں مستغرق ہو گیا۔ امیر کو کہا کہ ہم تنہائی میں عبادت کرنا چاہتے ہیں اور جب تک ہماری عبادت پوری نہ ہو ہم نہیں نکلیں گے۔ بادشاہ نے کہا ٹھیک ہے۔ انہوں نے کھودنا شروع کر دیا۔ چنانچہ مدینہ کی زمین پھٹ گئی اور اس میں دھنس گئے۔ ایک کے چادر کا پلّہ باہر رہ گیا۔ مدینہ کے بادشاہ کو علم ہوا ان کا خیال تھا کہ نکالا جائے۔ یہ بھی حب المال کی وجہ سے ہوا۔

عبدالرشید نامی ایک آدمی صوابی کا تھا۔ اس کو عیسائیوں نے مال دے کر حجر اسود نکالنے کے لئے کہا۔ چنانچہ رات کے وقت اس نے اپنا کام شروع کر دیا۔ ایک آدمی نے خواب دیکھا کہ ایک شخص حجر اسود نکال رہا ہے وہ جاگ کر حرم شریف میں آیا اور اسے پکڑ لیا۔ یہ خبر اخبارات میں بھی چھپی۔ بادشاہ نے اسے سزائے موت کا حکم دیا۔ لہٰذا صفا و مروہ کے درمیان پھانسی پر لٹکا دیا۔ جس کی بدبو کی وجہ سے حاجی تنگ ہو گئے۔ پھر اس کی لاش کو کہیں دور پھینک دیا گیا۔

کراہت الموت ۔ جنگ یرموک عیسائیوں کے ساتھ آخری جنگ تھی۔ جنگ کے دوران چند مسلمان گرفتار ہو گئے تو ہرقل نے کہا کہ جہاں میں بیٹھا ہوں یہ زمین بھی حضور کی ہو جائے گی۔ اس نے ایک مسلمان کو پکڑا اور پوچھا کہ مسلمانوں کو کیوں فتح حاصل ہوئی۔ اس نے کہا کہ موت کو پسند کرتے ہیں۔ قیصر نے آپ کو کہا کہ میں آپ کو ولی عہد بھی بنا دوں گا اور اپنی لڑکی کی شادی بھی کرا دوں گا۔ صرف اتنا کہو کہ جنگ یرموک میں میری شرکت مناسب نہیں تھی۔ آپ نے قیصر کی پوری حکومت کو ٹھکرا دیا۔ اور کہا کہ تو زمین کی حکومت سے اگر آسمان کی حکومت بھی دو گے تو میں ایسا کہنے کو تیار نہیں ہوں۔

قیصر حیران ہوا۔ پھر ایک کڑاہی لے آیا اس میں تیل گرم کر کے اس میں ڈال دیا۔ جس سے اس کی موت واقع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوگئی۔اور منہ سے صرف اتنی بات نہیں نکالی۔اس کی استقامت میں کوئی فرق نہیں آیا۔انہوں نے شریعت کے معمولی کام کو بھی نہیں چھوڑا۔

دور انحطاط میں حب المال والاقتدار۔کراہت الموت کس درجے میں ہے۔کفار اتنے بزدل نہیں ہیں اور نہ ان کو مال کی وجہ سے دھوکا دے سکتے ہو۔لاکھوں روپے سے ان کو غدار نہیں کر سکتے۔سب سے بڑی ضلالت دولت و سلطنت کے منتہائے مقصود سمجھنے سے آئی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول انی لا اخاف علیکم الفقر ولکن اخاف ان تبسط علیکم الدنیا۔مسلمانوں پر جب دنیا کی دولت عیش وعشرت کا پردہ پڑ گیا تو وہ صرف ملک گیری کشور کشائی زندگی کا حاصل سمجھنے لگے۔اور دولت ایمان کی بجائے سلطنت پر قانع ہو گئے۔بادشاہوں نے ملک گیری جاگیر و خراج کو اپنی زندگی کا ماحصل قرار دیا۔نتیجہ یہ ہوا کہ امت رہبری و راہنمائی سے غافل ہو کر رہ گئی۔مسلمان باطل کے کورے رہ گئے۔

یہ مسائل اور مصائب پیدا ہی نہ ہوتے اگر مسلمان اسلام کے فی الواقعہ سچے نمائندے ہوتے اور تمام مسلمانوں کی تقلید یورپ کی ایجادیں مرغوب نہیں کر سکتے۔اگر فی الواقعہ خلوص قلب سے اسلام کی نمائندگی کے لئے کھڑے ہو جائیں تو ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین ۔

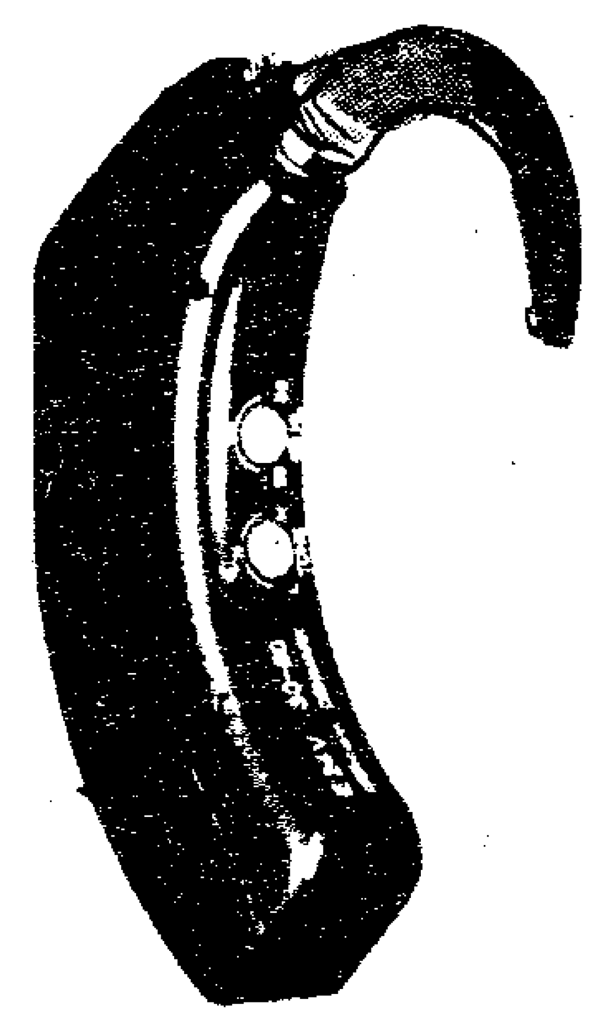

© rasailojaraid.com